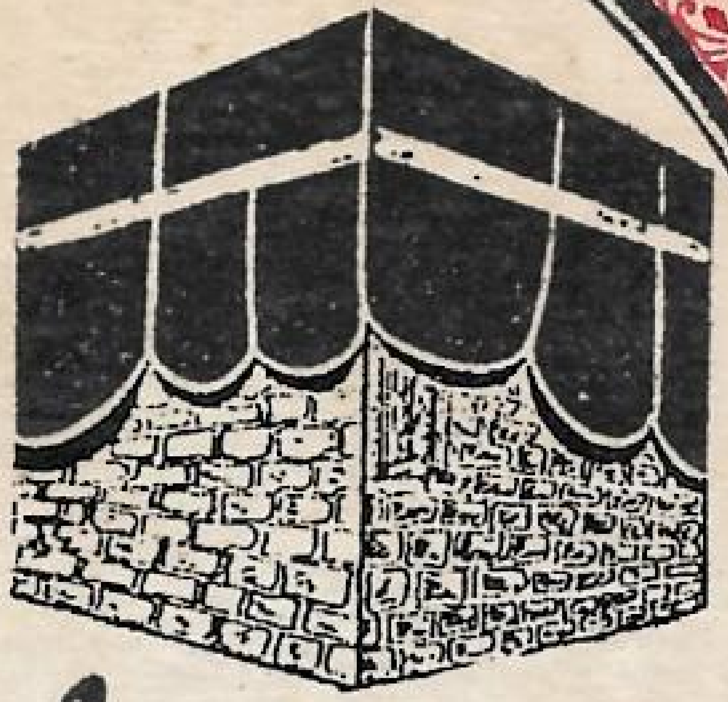

اُصولِ کافی

کی منتخب

دعائیں

مرتبہ: مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

یا اللہ

یا محمدؐ یا علیؑ

پی ڈی ایف سازی

منجانب

منظر ایلیاء Shia Books PDF

MANZAR AELIYA HYDERABAD INDIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء

کون ہے وہ جو مضطر کی دعا قبول کرلیتا ہے جب بھی وہ دعا مانگے اور تکلیف کو دفع کردیتا ہے

(سورہ نمل)

اصول کافی

(کی منتخب دعائیں)

من باب الدعا و باب فضل القرآن

مترجم

مفسر قرآن عالی جناب ادیب اعظم مولانا سید ظفرالحسن صاحب قبلہ

مرتبہ

مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ

پیشکش ۔ حسینی مشن پبلیکیشنز

حسینی مشن حیدرآباد

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب	"اصول کافی کی منتخب دعائیں"
نام مصنف	مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ خلف مولانا مرزا مہدی حسین ذاکر قبلہ اعلی اللہ
سنہ اشاعت	جون ۱۹۹۶ عیسوی
بار اول	دو ہزار
سرورق	مولا علی پرنٹنگ پریس جامباغ۔ نزد امامیہ مسجد۔ حیدر آباد
کمپیوٹر کتابت	جلال الدین اکبر "اردو کمپیوٹر سنٹر" فون 4413850 17-1-181/M/35 روبرو جامعہ عائشہ نسوان داراب جنگ کالونی۔ مادنا پیٹ۔ حیدر آباد ۵۰۰۶۵۹
طباعت	مولا علی پرنٹنگ پریس
قیمت	

===== ناشر =====

حسینی مشن پبلی کیشنز

حسینی مشن حیدر آباد 21-2-22 دبیر پورہ۔ حیدر آباد

ملنے کے پتے

(۱) زینب بک ہاؤس، روبرو عبادت خانہ حسینی دارالشفاء۔ حیدر آباد

(۲) مکتبہ ترابیہ۔ پرانی حویلی۔ حیدر آباد

(۳) سلمان بک سنٹر۔ روبرو عبادت خانہ حسینی دارالشفاء۔ حیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رضا مہدی

ذاکر اہلبیت

اللھم صل علی محمد و آل محمد

مقدمہ

اس مختصر سی کتاب کے ذریعے ہم علم حدیث کی مستند کتاب "اصول کافی" سے دعا کے موضوع پر منتخب دعائیں اور اسی اصول کافی سے "کتاب فضل القرآن" کی منتخب احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

دعا، خدا اور بندے، عبد اور معبود کے درمیانی رابطے اور تعلق کا نام ہے۔ دعا کی منزل وہ ہے کہ جہاں ایک مجبور و بے کس بندہ، بلاؤں، آفتوں، مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا ہو جانے کے بعد جب ہر دنیاوی سہارے سے مایوس ہو جاتا ہے اور مصیبت و پریشانی، غم

اور بیماری کی انتہائی تکلیف دہ حالت میں ہراس نا امیدی اور بیچارگی کی کیفیت قلب پر طاری ہوتی ہے تو ایسی نازک ساعتوں میں وہ اپنے واحد سہارے "دعا" کے ذریعے، اپنے معبود حقیقی، اپنے پروردگار کے الطاف و کرم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی سعی و کوشش کرتا ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السلام کی سکھائی ہوئی یہ دعائیں "رحمت پروردگار" کو جلد سے جلد حاصل کرنے کا سلیقہ و طریقہ سکھانے والی ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ خود معبود حقیقی نے انھیں اپنی مرضی، اپنی مشیت کے عارف (پہچاننے والے) ہونے کی سند عطا کی ہے۔

وماتشاون الاان یشاالله

(اے آل محمدؐ) تم تو کچھ چاہتے ہی نہیں۔ سوا اس کے جو اللہ چاہتا ہے۔

تو ایسے مشیت الہیٰ پر نظر رکھنے والے مقدس بندوں کے ذریعے اگر اللہ کی مرضی و رحمت حاصل کرنے اور دعا کرنے کا سلیقہ مل جائے تو قبولیت دعا کی اس سے بڑی ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہی آل محمدؐ اللہ تک پہنچنے کا وہ وسیلہ ہیں، جسے اختیار کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے

یاایھاالذین امنواتقواالله وابتغوالیه الوسیله۔

(اے ایمان والو، متقی بن جاؤ۔ اور اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ اختیار کرو)۔

اسی کی وضاحت کرتے ہوئے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ **نحن آل محمد مشیت الله، ونحن آل محمداتحت الخالق وفوق المخلوق،**

"ہم آل محمدؐ اللہ کی مشیت ہیں۔ ہم آل محمدؐ خالق کے نیچے اور مخلوقات کے اوپر وہ درمیانی وسیلہ ہیں کہ از قسم دعائیات، جو کچھ بھی مخلوقات کی طرف سے ملتا ہے، وہ اللہ تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ کی طرف سے مخلوقات کے لئے جو کچھ عطا کیا جاتا ہے، وہ مخلوقات تک پہنچا دیتے ہیں۔"

اصول کافی کے مولف، ثقۃ الاسلام علامہ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ کی ولادت ۲۵۰ھ مطابق ۸۶۴ء میں، رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع، کلین میں ہوئی۔ ابو جعفر، محمد ابن یعقوب کلینیؒ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا۔

لیکن امام عالی مقام کی شہادت کے وقت، جناب کلینیؒ بہت کم سن تھے۔ امام زمانہ، حضرت حجتہ العصر علیہ السلام کے چار سفراء (نائبین) آپ کے ہم عصر تھے۔ علامہ یعقوب کلینیؒ علمائے اسلام میں، وہ پہلے عالم ہیں جنھیں ثقتہ الاسلام کا لقب ملا۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ متوفی ۴۱۳ھ اپنی کتاب تصحیح الاعتقاد میں تحریر فرماتے ہیں:

"کافی شیعوں کی بزرگ ترین کتابوں میں سے ہے اور ہمارے علماء نے دوسری کتابوں کی بہ نسبت اس کتاب سے زیادہ استفادہ کیا ہے"۔

اور علامہ ابن طاؤس علیہ الرحمہ متوفی ۶۶۲ھ تحریر فرماتے ہیں۔ نقل حدیث میں کلینیؒ کی وثاقت اور امانت پر، تمام شیعہ علماء کا اتفاق ہے۔

شہید اول، محمد ابن مکی متوفی ۷۸۶ھ نے تحریر فرمایا ہے

"علم حدیث میں کافی کے مانند، شیعہ امامیہ میں کوئی اور تالیف نہیں"۔

سرکار علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ، مراۃ العقول (شرح

اصول کافی) میں تحریر فرماتے ہیں،

"کتاب اصول کافی۔ تمام کتب (حدیث) سے زیادہ جامع، محکم اور متعین (قابل یقین) ہے۔ اور فرقہ امامیہ کی تمام کتب سے احسن و اعظم ہے"۔

کافی شیعوں کی چار مستند کتابوں (کافی، من لایحضر، الاستبصار، تہذیب) میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ چونکہ یہ کتاب عہد غیبت صغریٰ و زمانہ سفراء اربعہ میں تالیف کی گئی ہے اس لئے سندی حیثیت سے نہایت اہم کتاب ہے۔ تمام علمائے امامیہ، اس کے خوشہ چیں ہیں اور پوری ملت اسلامیہ، اس کا احترام کرتی ہے۔ کافی، عالم اسلام میں فنی طور پر علم حدیث کی پہلی کتاب ہے۔ جس میں مطالعے کی وسعت مسائل کی فراوانی اور ماخذ کو احتیاط اور ترتیب کے ساتھ جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مقدمہ کتاب میں اپنی اس کتاب کی تالیف کے سبب کو بیان کرتے ہوئے علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ "اس کتاب میں صحیح اخبار (احادیث) جمع کیئے جائیں گے، جو تمام علوم و معارف دینیہ کی وضاحت کے لئے ہر طرح سے کافی ہوں"

کتاب کافی کا نام بھی ان ہی الفاظ کی بناء پر "کافی" قرار پایا۔
علامہ یعقوب کلینیؒ نے بیس (۲۰) سال تک شب و روز محنت کرنے
کے بعد اور احادیث محمدؐ و آل محمدؐ کی تلاش میں مختلف مقامات کے
مسلسل سفر کرنے کے بعد انتہائی احتیاط اور تحقیق کے ساتھ اصول
کافی کی ترتیب و تدوین کے کام کو مکمل کیا۔ اس کتاب میں سولہ ہزار
سے زیادہ احادیث ہیں، یہ کتاب بے شمار کتابوں کا نچوڑ اور لاکھوں
روایتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ہے۔ کافی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے
کہ اس کتاب سے پہلے مسلمانوں کی کوئی اتنی جامع اور اتنی بڑی کتاب
نہیں تھی۔ اصول کافی کی تالیف کے بعد ہی علامہ یعقوب کلینیؒ کو ثقتہ
الاسلام اور مجدد مذہب امامیہ کہا جانے لگا۔ بغداد کے باب کوفہ کے
قریب علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ کا مزار ہے۔ قصص العلماء، فوائد
رضویہ اور روضات الجنات کے مطابق کوفے کے ایک حاکم نے تعصب
مذہبی کی وجہ سے آپ کے مزار مقدس کو کھدوا دیا تھا۔ لیکن قبر کھودنے
کے بعد جب آپ کے جسم مقدس کو اپنی اصلی حالت میں دیکھا تو اسے

شیعوں کے عقیدے کے مطابق (محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت میں مرنے والا
شہید ہوتا ہے) حیات شہداء کا یقین ہوگیا اور اس نے آپ کے مزار
مقدس کو دوبارہ تعمیر کروادیا۔ یہ کتاب "اصول کافی" چوتھی صدی
ہجری کی ابتداء میں مکمل ہوئی اور تکمیل کے بعد سے آج تک یہ کتاب
علمائے اسلام کے نزدیک انتہائی معتبر و موثق کتاب کی حیثیت سے
مقبول و مشہور رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ احادیث
رسولؐ و آل رسولؐ کا یہ انمول ذخیرہ، ابتداء سے آج تک عام آدمی کی
دسترس سے دور ہی رہا۔ اور اس کتاب میں موجود اہلبیت رسولؐ کے علم
بے پایاں اور تجلیات ہدایت سے عام مومنین محروم ہی رہے۔ کیونکہ
ہزاروں صفحات پر مشتمل یہ کتاب ابتدائی صدیوں میں تو قلمی نسخوں
کی شکل میں مخصوص کتب خانوں تک ہی محدود رہی اور جب کتابت و
طباعت کی تھوڑی بہت آسانیوں سے استفادے کا دور آیا تو تب بھی
یہ عظیم ترین نعمت اپنی ضخامت و قیمت کے اعتبار سے، غریب و نادار
طالبان علم و طالبان ہدایت کی قوت خرید کے دائرے سے باہر ہی رہی
اسی اصول کافی میں "کتاب الدعا" بھی ہے جس میں حضور کریم صلعم

اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی تعلیم کردہ مختلف دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے - یہ دعائیں ایسی ہیں کہ اہلبیت رسولؐ کے چاہنے والے، ہر مومن کے گھر میں ان دعاؤں کا رہنا ضروری ہے - تاکہ وہ رسول مقبولؐ و آئمہ طاہرین علیہم السلام کی تعلیم کی ہوئی ان دعاؤں سے استفادہ کر کے اپنی جسمانی و روحانی تکلیفوں اور بیماریوں سے نجات حاصل کر سکے - اسی افادہ عام کے پیش نظر، کتاب اصول کافی سے منتخب دعاؤں کا یہ مختصر مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے - ابھی ایسی اور بھی بہت سی دعائیں اور آیات قرآن مجید کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کے، وارثان قرآن، معصومین علیہم السلام کے بتائے ہوئے بہت سے طریقے ہیں، جن کو ہم طباعت کتاب کی دشواریوں کی وجہ سے، اس مختصر مجموعے میں شامل نہ کر سکے - آج کا دور وہ ہے کہ تقریباً ہر شخص، اطمینان و سکون کی تلاش میں ہے - چاہے دولت مند ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم، ہر ایک کے اپنے مسائل و مشکلات ہیں، اپنی پریشانیاں ہیں جسمانی بھی اور روحانی بھی - اگر اللہ رب العالمین کی ذات واحد پر مکمل یقین اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے وسیلے پر پورے

بھروسے اور اطمینان کے ساتھ، آئمہ معصومین علیہم السلام کی بتائی ہوئی ان دعاؤں کو موقع و محل کے لحاظ سے پڑھا جائے اور آیات قرآنی کا وارثان قرآن کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ورد کیا جائے تو ہر پریشانی اور ہر بیماری سے نجات مل سکتی ہے - ان دعاؤں میں ہر مصیبت و پریشانی کو دفع کرنے کی دعا موجود ہے - ہر درد اور ہر بیماری کی دوا ہے - ہر غم اور ہر دکھ کا علاج اور ہر مشکل کو آسان کرنے کا طریقہ معصومین علیہم السلام کا بتایا ہوا موجود ہے - اللہ کا شکر ہے کہ ہم ایک مدت سے ان دعاؤں کے فائدوں کو خود بھی حاصل کر رہے ہیں اور ہمارے اکثر راسخ العقیدہ احباب بھی ان دعاؤں سے استفادہ کر کے اپنی مشکلوں کو حل کر رہے ہیں - ضرورت مند اصحاب اپنی جسمانی و روحانی بیماریوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے رہنمائی اور مشورے کی خاطر، بذریعہ خط یا بالمشافہ ربط پیدا کریں تو آئمہ معصومین علیہم السلام کی تعلیم کردہ جو دعائیں اور علاج بالقرآن کے جو طریقے، اس مختصر کتاب میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں وہ (عطیہء معصومین علیہم السلام کو ہر مومن تک پہنچانے کے کار آخرت

کے مقصد کی خاطر) بلا معاوضہ فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ بزرگ اصحاب و صاحبان علم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مفید مشوروں سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اس کتاب کو اور زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی جاسکے ۔

فقط

احقر العباد

رضا مہدی، ذاکر اہلبیت

22-2-21 دبیر پورہ حیدر آباد 24

آندھرا پردیش

احکام دعا و آداب دعا

افضل عبادات اور سہل ترین راہ قربت الہیٰ دعا ہے ۔ دعا کی منزل وہ اہم ترین منزل ہے کہ خالق کائنات نے اپنا پتہ بتایا تو دعا کی منزل ہی کا پتہ بتایا ۔ **واذا سالک عبادی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان** (البقرہ)

(اے حبیب، میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں ان سے قریب ہوں ۔ اتنا قریب کہ جب وہ مجھ سے دعائیں مانگتے ہیں تو ان کی دعائیں سن لیتا ہوں ۔) یہی نہیں بلکہ خالق کائینات نے وعدہ بھی فرمایا ہے ۔

ادعونی استجب لکم (سورہ مومن)

(تم دعائیں مانگو تاکہ میں قبول کروں)

اور حضور کریم رسول اللہ صلعم ارشاد فرماتے ہیں ۔ "دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے ۔" (الکافی ص ۲۲۷) اور امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ دعا

مومن کی سپر ہے ۔ جب بار بار دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو ضرور کھلے گا" ۔

(ص ۴۶۸) مولائے کائنات نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "ہمیشہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اور کوشش کرو کہ حافظ حقیقی کی حمایت و نصرت حاصل ہو جائے ۔ صرف اللہ ہی سے مانگو اسی کے آگے ہاتھ پھیلاؤ ۔ دینا یا نہ دینا اسی کی مرضی و مشیت پر منحصر ہے ۔ زیادہ سے زیادہ مانگو اور ہر وقت مانگو ۔ اس زمین پر مال و دولت کے جتنے ذخیرے ہیں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب صرف اللہ ہی کا ہے اور اس کی اجازت ہے کہ جو چاہو مانگو ۔ اس کا وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک کی سنے گا ۔ دعائیں کرتے رہو اور قبولیت میں تاخیر ہو تو گھبراؤ مت ۔

اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ "دعا کرتے رہو کہ وہ ہر درد کی دوا ہے ۔ (ص ۴۶۹) امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے ۔ فرمایا یہاں عبادت سے مراد "دعا" ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے ۔ ص ۴۶۶

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں، ہماری تمام حاجتوں سے تو اللہ واقف ہی ہے ۔ پھر ہمیں دعا مانگنے کی ضرورت کیا ہے ۔ اس کے متعلق ابو عبداللہ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ۔ اللہ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ بندہ اپنی ضرورت کا اظہار اپنی زبان سے کرے ۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو ۔ ص ۴۷۴

اور دعا رد بلا و رد قضا ہے ۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ دعا رد کرتی ہوئی اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی ہے اور اس کو بھی جو مقدر نہیں ہوئی ۔ راوی نے پوچھا ۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے ۔ فرمایا، جو ابھی نازل نہیں ہوئی ۔

لیکن قبولیت دعا کے لئے رجوع قلب بھی ضروری ہے ، جس کے متعلق حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ بغیر رجوع قلب کے دعاؤں کو قبول نہیں کرتا ۔ دعا وہی ہے جو دعا کے حقیقی طریقے و شرائط کے مطابق ہو رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ تو اٹھے

ہوئے ہوں لیکن دل و دماغ، الفاظ دعا کے ساتھ نہ ہوں تو یہ دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلانے کی حقدار نہیں ہو سکتی ۔ دعا کے جو بھی الفاظ ہوں اور جس حاجت و پریشانی اور شدید طلب کا اظہار زبان سے کیا جارہا ہو تو آواز اور آنکھوں سے بھی دل کی اس تڑپ اور شدید احتیاج کا اظہار ہو تو یہی دعا صحیح معنوں میں دعا کہلانے کی مستحق ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ دعا کی تاثیر دعا کرنے والے کی ضرورت اور امید کی شدت اور روح و دل کی تڑپ کے مطابق جلد یا بدیر ہوتی ہے ۔ جب دعا کرو تو رجوع قلب کے ساتھ استغفار (توبہ) کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو (ص ۴۷۲) اور دعا کے وقت آنکھوں میں آنسو اور لب پر آہ و زاری کا ہونا بھی اللہ کو پسند ہے ۔ اس کے متعلق امام محمدؐ باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ جب بندہ اپنے پروردگار سے الحاح و زاری کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے ۔ (ص ۴۷۲) اور طریقہ دعا کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا تو فرمایا: "اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر چہرے کے مقابل کرو ۔ (ص ۴۷۸) بعض اوقات دعاؤں کے قبول ہونے میں تاخیر بھی ہوتی ہے ۔ اس کے متعلق امام

جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ "مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے، جس کی وجہ سے مایوس ہو کر دعا کرنا ہی ترک کردے ۔ راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے ۔ فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصے سے دعا کر رہا ہوں مگر قبول نہیں ہوتی ۔ حالانکہ (بعض اوقات) مومن جب اپنی حاجت برآری کے لئے دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے ۔ اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کرو (مصلحت الٰہی کے تحت) میں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں ۔ روز قیامت اللہ اس بندے سے فرمائے گا ۔ میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی ۔ (اس کے لئے) تیرا ثواب اتنا ہے ۔ اس وقت وہ بندہ مومن اس ثواب کو دیکھ کر کہے گا ۔ اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا جلد قبول نہ ہوئی ۔ (ص ۴۸۶) اور سلیقہ دعا کے متعلق حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد مبارک ہے ۔ "وہ دعا جس میں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود شامل نہ ہو، وہ رکی رہتی ہے ۔ (ص ۴۸۸) پھر فرمایا جس کو خدا سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ دعا کی ابتداء میں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے، پھر اپنی حاجت بیان کرے

(دعا کرے) ۔ اور آخر میں (اختتام دعا کے موقع پر) پھر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے ۔ اللہ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ دعا کے اول و آخر حصے (درود) کو تو قبول کرلے اور بیچ والے (دعا کے) حصے کو چھوڑ دے ۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شئے نہیں روکتی ۔ (ص ۴۸۹) دعا سے پہلے درود اور اللہ کی حمد و ثنا (کم از کم آیہ بسم اللہ) کی اہمیت کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ ایک شخص مسجد میں آیا ۔ اس نے اللہ کی حمد و ثنا اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کردی ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ اس نے دعا میں جلدی کی ۔ پھر دوسرا شخص آیا ۔ اس نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے ۔ اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسولؐ و آل رسولؐ پر درود بھیجا ۔ حضرت نے فرمایا اب سوال کر ۔ تجھے ملے گا ۔" اور جن کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں ، ان کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔" پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں ۔ اول امام عادل کی دعا ۔ دوسرے مظلوم کی دعا (خدا فرماتا ہے ، تیرا بدلہ میں لوں گا ، چاہے دیر سے ہی ہو) تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں ، چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے

حق میں ، پانچویں مومن کی دعا غائبانہ اپنے (مومن) بھائی کے حق میں (ص ۵۰۲) اور حضور کریم رسول اللہ صلعم نے فرمایا ، مظلوم کی بددعا سے بچو ۔ وہ آسمانوں سے گزرتی ہوئی خدا کے حضور میں پہنچتی ہے اور حکم الٰہی ہوتا ہے ۔ اسے بلند درجے پر رکھو ۔ جب تک کہ قبول ہو ۔ اور حضرتؑ نے فرمایا ۔ اپنے آپ کو باپ کی بددعا سے بچاؤ ۔ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے ۔ اور آپ نے فرمایا ۔ چار افراد کی دعا قبول نہیں ہوتی ۔ (۱) وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور دعا کرے کہ خداوندا ، مجھے رزق عطا کر ، اس سے کہا جائے گا ، کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا تھا؟ دوسرے اس شخص کی جو عورت (بیوی) کے لئے بددعا کرے ۔ اس سے کہا جائے گا ، کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی تھی ۔ تیسرے اس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جو اپنا مال غلط طریقے سے خرچ کردے اور پھر اللہ سے (کشادگی) رزق کی دعا مانگے اس سے کہا جائے گا ، کیا میں نے میانہ روی (اعتدال) کا حکم نہیں دیا تھا ۔ چوتھے اس شخص کی دعا رد ہوگی جو بغیر گواہ کے قرض دے اور نادہند قرض خواہ سے قرض ، واپس ، وصول ہونے کی دعا مانگے ۔ اس سے کہا جائے گا ، کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا ۔ (ص ۵۰۳)

(اقتباسات اصول کافی جلد دوم من کتاب الدعاء)

جنت کی کنجی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد جنت کی کنجی ہے۔

فرمایا امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے "جو شخص اَشْھَدُ اَنْ لا الٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ کہے اللہ اس کے نام پر ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس شخص نے دس بار یا اللہ یا اللہ کہا تو اس سے کہا جائے گا (اللہ کی طرف سے) لبیک۔ تیری حاجت کیا ہے۔ (ص ۵۱۲)

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص دس بار کہے۔ یا ربِّ۔ یا ربِّ۔ تو اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (لَبَّیکَ یا عَبْدِیْ) تیری حاجت کیا ہے۔ (ص ۵۱۲)

خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہنا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے ابان جب تم کوفہ جانا تو یہ حدیث بیان کرنا۔ جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہے۔ ابان نے کہا۔ میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ کیا میں سب سے (یہ حدیث) بیان کروں۔ فرمایا ہاں۔ ابان روز قیامت جب خدا اولین وآخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الٰہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو امامت (ائمہ اثنا عشر) کے ماننے والے ہیں۔ (یعنی صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک کہ اقرار رسالت و امامت نہ ہو۔

امام رضا علیہ السلام نے اسی حدیث کو بیان کر کے فرمایا تھا

وَلٰکِنْ بِشُرُوْطِھَا وَشُرُوْطِھَا وَاَنَا مِنْ شُرُوْطِھَا

یعنی جنت میں جانا مشروط (بشرائط) ہے اور ان شرائط میں سے ایک شرط پیروی ائمہ اثناء عشر علیھم السلام بھی ہے۔ (ص ۵۱۳)

نماز کے بعد کی دعا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جب تم مغرب کی یا صبح کی نماز پڑھو تو یہ دعا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

جو سات بار ایسا کہے گا تو اس کو نہ جذام ہوگا نہ برص نہ جنون اور ستر قسم کی بیماریوں میں سے کوئی بیماری نہ ہوگی۔ (ص ۵۲۱)

گناہوں کی بخشش کے لیے

فرمایا حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی (مومن) فریضہ نماز کو ادا کرنے کے بعد، اپنا زانو بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ، اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اگرچہ وہ کف دریا کے مثل ہی کیوں نہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (ص ۵۱۴)

ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرو

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ صبح و شام ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرو۔

بسم اللہ الرحیم الرحیم

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَالْوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔

(اس دعا کے بعد حاجت طلب کرے)

(اے اللہ میرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا اور بخش دے مومنین اور مومنات کو اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور مرگئے ہیں۔ (ص

(۵۲۳

مصیبت اور پریشانی سے بچنے کے لیے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَاشَاءَاللّٰہُ کَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

تو اس روز کوئی مصیبت اس پر نہ آئے گی۔

آسیب اور شیطانی اثرات سے بچاؤ کے لیے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ قبل طلوع آفتاب یا بعد غروب آفتاب دس مرتبہ اس طرح دعا کیا کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ

الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ہنہیں ہے اللہ کے سوا کوئی اور معبود۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے۔ اسی کی حمد ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے میں سننے اور جاننے والے پروردگار سے پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے اور پناہ مانگتا ہوں اس (شیطان) کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (۵۲۶)

آسیبی اثرات سے بچاؤ کے لیے

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھو اور دس بار کہو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (ص ۵۳۰)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ۔ جو کوئی گھر سے نکلے تو اسے کہنا چاہیے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ۔ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے ۔

اس دعا کے بعد اللہ اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے

متعلق ہوگی ۔ بر لائے گا ۔ (ص ۵۳۵)

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص سورہ قل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گھر سے نکلتے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا ۔ گھر واپس آنے تک ۔ (ص ۵۳۷)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھا کرو ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَخَرَجْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اسی پر توکل کیا ہے اور سوائے اللہ کے کسی اور سے مدد اور قوت درکار نہیں ۔ (ص ۵۳۷)

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے، جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو ۔

بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(میں تو اللہ پر ایمان لایا ۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ۔ جو وہ

چاہے کرے - مدد و قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے - (ص ۵۳۸)

(گھر واپس آنے تک، ہر کام میں اللہ کی مدد شامل حال رہے گی)

سفر کے لئے نکلتے وقت

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، جب تم سفر کا ارادہ کرو تو، اپنے گھر کے دروازے پر ٹھہرو اور اپنے سامنے، دائیں اور بائیں رخ کر کے (یا کم از کم آنکھوں کے اشارے سے) سورہ الحمد پڑھو اور اسی طرح سورہ قل اعوذ برب الفلق پڑھو اور پھر کہو - یا اللہ مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ اور سلامت رکھنا اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہدایت فرما۔

جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت کے لیے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص ہر نماز واجب کے بعد یہ کلمات کہے تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد، اللہ کی حفظ و امان میں رہے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَاَهْلِي وَدَارِي وَكُلَّ مَاهُوَ مِنِّي بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَدَارِي وَكُلَّهَا هُمْ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (اِلٰى آخِرِهَا) وَبِرَبِّ النَّاسِ (اِلٰى آخِرِهَا) وآيت الكرسى (اِلٰى آخِرِهَا)

میں اپنے نفس اور اپنے مال و اولاد کو اور اپنے اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے، اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و صمد ہے - جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اور میں اپنے نفس و مال و اولاد کو اور ہر اس شئے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی، ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لیے (سورہ فلق آخر تک پڑھے) اور سورہ الناس (آخر تک) اور آیت الکرسی (آخر تک) - (ص ۵۴۴)

غم اور حزن سے محفوظ رہنے کے لیے

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ وَالْحُزْنَ (تین بار)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے رحمن و رحیم ہے ۔ یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر ۔ (ص ۵۴۵)

افلاس اور تنگدستی سے نجات اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے

ابو جعفر شامی کہتے ہیں کہ ایک مرد شامی، ہلقام نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا ۔ میں آپ پر

فدا ہو جاؤں ۔ مجھے کوئی ایسی جامع دعا تعلیم فرمائیے جس سے دنیا و آخرت میں بھلا ہو اور اجر بھی ملے ۔ فرمایا ۔ نماز صبح کے بعد سے سورج نکلنے کے درمیان یہ دعا پڑھو ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْاَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۔

ہلقام بیان کرتا ہے کہ میں بہت زبوں حال اور تنگدست تھا ۔ (اس دعا کو پڑھنے کے بعد) مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قرابت دار بھی نہ جانتا تھا ۔ اب میں اپنے خاندان میں ایک مالدار آدمی ہوں ۔ یہ سب اسی تعلیم کردہ دعا کے پڑھنے کا اثر ہے جو میرے مولا، عبد صالح (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ملی ۔ (ص ۵۴۵)

بیماری و ناداری سے نجات کے لیے

راوی بیان کرتا ہے کہ رسول خداؐ کے ایک صحابی دیر کے بعد (کئی دن بعد) حضرت کی خدمت میں آئے حضورؐ نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا ۔ تو کہا ۔ بیماری و ناداری ۔ فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا

ہوں کہ نہ مرض رہے گا ۔ نہ ناداری اس نے کہا ضرور بتائیے ۔ فرمایا یہ دعا کیا کرو ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ وَّکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔

(نہیں ہے کوئی مدد و قوت مگر اللہ سے ۔ میرا توکل اسی ذات پر ہے ۔ جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں ہے ۔ حمد اور ثنا ہے اس اللہ کے لیے جس کے لیے کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے ۔ اللہ بزرگ تر ہے اور اس سے بڑا کوئی نہیں ۔ (ص ۵۴۶)

اس دعا کے تعلیم کرنے کے چند دن بعد وہ شخص رسول خدا کی خدمت میں آیا اور کہا ۔ اللہ نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی ۔

کشادگی رزق اور ادائی قرض کے لیے

ایک شخص نبی کریم صلعم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا ۔ میں کثیر العیال ہوں اور مقروض ہوں اور میری حالت بہت تباہ ہے ۔ کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں ۔ فرمایا ۔ اے بندہ خدا پورا وضو کر (یعنی معہ مستحبات) اور دو رکعت نماز سنت ادا کر اور بعد نماز یہ دعا کر ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مَاجِدُ یَا وَاجِدُ یَا کَرِیْمُ یَا دَائِمُ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیُّ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّکَ وَرَبِّیْ وَرَبِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَسْئَلُکَ نَفْحَۃً کَرِیْمَۃً مِّنْ نَفَحَاتِکَ وَفَتْحًا یَسِیْرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا اَلُمُّ بِہٖ شَعْثِیْ وَاَقْضِیْ بِہٖ دَیْنِیْ وَاسْتَعِیْنُ بِہٖ عَلٰی عِیَالِیْ ۔

اے صاحب مجد و بزرگی - اے ذات واحد - اے کریم - میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلے سے تیرے نبی محمدؐ کے - جو نبی رحمت ہیں - یا محمدؐ یا رسول اللہ، میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا بھی رب ہے اور ہر شئے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور آسانی کے ساتھ کشادگی رزق کی - تاکہ اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں - (ص ۵۴۶)

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ ثمالی سے فرمایا اگر کوئی ایسا امر باعث خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشے میں یعنی کعبہ کی طرف توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ وَیَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ اے سب سے زیادہ دیکھنے والے، اے سب سے زیادہ سننے والے یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اے سب سے جلد حساب

کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ستر مرتبہ ان کلمات کا ورد کرنے کے بعد جو حاجت طلب کرنا چاہو طلب کرو - (ص ۵۵۱)

(۲) اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - جب کوئی غم، رنج یا اضطراب لاحق ہو تو ان کلمات کے بعد دعا مانگو -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاللّٰہُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

اللہ میرا رب ہے میں کسی غیر کو اس کا شریک نہیں بناتا -

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے جو زندہ ہے اور جسے موت نہیں - (ص ۵۵۱)

دشمنوں سے حفاظت کے لیے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں - جب میں یہ کلمات کہوں اور اگر تمام جن و

انس میرے خلاف جمع ہو جائیں تو بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (یعنی جب تک میں یہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ مجھے کسی کی دشمنی کی کوئی پرواہ نہیں۔ (اس دعا کے بعد کسی دشمن کی دشمنی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔)

وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْکَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَعَنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَمِنْ قِبَلِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ۔

یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں نے توجہ کی اور میری فریاد تجھ ہی سے ہے اور میں نے اپنے معاملے کو تیرے سپرد کر دیا۔ یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے داہنے اور بائیں سے، اور اپنی مدد

اور قوت سے، میرے دشمنوں کو مجھ سے دور رکھ، اور تیرے سوا کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی۔ (ص ۵۵۴)

بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لیے

امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَائِکَ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ۔

یا اللہ مجھے شفا عطا کر اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ (ص ۵۶۰)

دفع مرض مہلک کے لیے (برص)

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں، ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا، جس سے

حاجت ہو۔ (یعنی ایمان والے ہوں) فرمایا۔ ایسا نہیں ہے۔ مومن آل فرعون کی انگلیاں جذام سے گر گئی تھیں۔ حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں۔ اس نے (مومن آلِ فرعون نے) ان لوگوں سے کہا۔ اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر (راوی کو بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا تعلیم کرتے ہوئے) فرمایا۔ رات کے آخری حصے کے اول میں (وقت فجر سے پہلے) وضو کر اور نماز پڑھ۔ جب اول کی دو رکعتوں کے آخر میں سجدے میں جائے تو یہ دعا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاَنْتَ سَاجِدٌ وَ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَاَذْهِبْ عَنِّي هٰذَا الْوَجَعَ۔ (بیماری کا نام لے)

اے بلند و برتر ذات، اے رحمن، اے رحیم، اے دعاؤں کے سننے والے، اے نیکیوں کے دینے والے رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ

پر اور مجھے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کر جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس (آزار کو بیماری کا نام لے)۔ دعا کے وقت پوری پوری الحاح و زاری کر۔

راوی کہتا ہے کہ میں ابھی کوفے تک پہونچا نہ تھا کہ (اس دعا کی برکت سے) میرا مرض دور ہو گیا۔ (ص ۵۶۱)

مرضِ اُمّ الصِّبیان کے لیے

راوی نے امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگی (ام الصبیان) کے مرض کے لیے ایک تعویذ مانگا تو حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ تعویذ لکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَكَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَاُعِيذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَجَبَرُوتِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَمَلَكُوتِ اللّٰهِ هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ اللّٰهِ شِفَاءٌ (مریض کا نام) ابْنِ عَبْدِكَ وَابْنِ عَمَّتِكَ عَبْدِي اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور

اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے سے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے۔ فلاں ابن فلاں کے لیے جو اے خدا تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری کنیز کا فرزند ہے۔ دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔ (ص ۵۶۸)

دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے

حضرت صادقِ آل محمدؐ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَامَنْ يَّشْكُرُ الْيَسِيْرَ
وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَبِيْرِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اِغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِيْ ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا۔

اے وہ جو اپنی مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار (راضی) ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اے غفور و رحیم۔ میرے وہ گناہ بخش دے جن کی لذت ختم ہوگئی ہے مگر ان کا

وبال باقی ہے۔

آنکھوں کی تکلیف دور ہونے اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے

راوی کہتا ہے کہ جب میں نے اپنی آنکھوں کی تکلیف کو بیان کیا تو صادق آل محمدؐ، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے۔ فرمایا۔ نماز صبح و مغرب کے بعد یہ دعا کیا کر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ
دِيْنِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّلَامَةَ
فِيْ نَفْسِيْ وَالسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

یااللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور عطا کردے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کردے اور میرے عمل میں اخلاص عطا فرما اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت عطا کر اور جب تک مجھے باقی رکھے، مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا کر۔ (ص ۵۴۵)

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

زیادتی رزق کے لیے

حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا "یااللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزق حلال کا۔ (یہ سن کر) حضرت نے فرمایا۔ "اے شخص تو نے قوت (غذائے) انبیاء کا سوال کیا یوں دعا کر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا حَلَالًا وَّاسِعًا طَیِّبًا مِّنْ رِزْقِکَ۔ (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں، ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

(ص ۵۴۸)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کی زیادتی کے لیے یوں دعا کیا کرو۔

بسم الله الرحمن الرحیم

یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ، اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهٗ عَلَیْکَ عَظِیْمٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِی الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ مِنْ مَعْرِفَتِهٖ حَقِّکَ وَاَنْ بَسْطَ عَلَیَّ مَاحَظَرْتَ مِنْ رِزْقِکَ۔

یااللہ یااللہ یااللہ، میں اس کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے۔ اور رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے، اس کو میرے لیے جاری فرما۔ (ص ۵۴۸)

امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے یہ دعا مانگو۔

يَاخَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَاخَيْرَ الْمُعْطِينَ اُرْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيم

(اے سب سوال کیئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر، اپنے وسیع فضل و کرم سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق عطا فرما۔ بیشک اے اللہ، تو بڑے فضل و کرم والا ہے۔

درد کو دور کرنے کے لیے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جہاں درد ہو، اس مقام پر ہاتھ رکھ کر تین بار کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ) وَاللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي، حَقًّا لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّي.

(واللہ) اللہ میرا سچا رب ہے۔ میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس مرض کو دور کرے۔ (ص ۵۶۱)

قبولیت دعا کے لیے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد یہ کہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَامَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ اَحَدٌ غَيْرُهٗ

(تین بار کہے اور اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔ اللہ قبول کرے گا)

حمد ہے اس پروردگار کی جو خود چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا۔ (ص ۵۴۰)

کشادگی رزق اور افلاس سے نجات کے لیے

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے صادق آل محمدؐ سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لیے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی اور میں نے اسی طرح دعا کی، جس کے

بعد میں محتاج نہ رہا۔ فرمایا۔ نماز شب کے بعد سجدے میں اس طرح دعا مانگو۔

یَاخَیْرَ مَدْعُوٍّ وَیَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ وَیَا اَوْسَعَ مَنْ اَعْطٰی وَیَاخَیْرَ مُرْتَجًی اُرْزُقْنِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ وَسَبِّبْ لِیْ رِزْقًا مِنْ قِبَلِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے پکارنے والوں میں سب سے بہتر، اے سوال کرنے والوں کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے۔ اے امید کی سب سے بہتر جگہ۔ مجھے رزق عطا فرما، اور میرے رزق میں وسعت عطا کردے۔ اور اپنی طرف سے میرے لیے رزق کا سبب پیدا کردے۔ بے شک اے معبود تو ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (ص ۵۴۷)

فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، جب کوئی مومن دعا کرے اور بعد دعا کہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے نے اقرار ضرر کیا اور اپنا معاملہ میرے امر کے سپرد کردیا۔ پس اے ملائکہ، اس کی حاجت جلد برلاؤ۔ (ص ۵۱۳)

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جو کوئی ستر (۷۰) بار

مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، تو (اللہ کی جانب سے) اس سے ستر مختلف قسم کی بلائیں رد کردی جاتی ہیں۔ (ص ۵۱۳)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے، جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے، اسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا۔ اور جو ہر نماز کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اسے ستانہ سکے گا۔ اور جو قل ھو اللہ کے سورے کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا۔ اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورۃ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور ہر قسم کے شر سے بچالے گا۔

اور حضرت نے فرمایا، جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چاہیے کہ سو (۱۰۰) آیتیں قرآن کی کہیں سے بھی پڑھ لے اور پھر تین بار کہے۔ اللھم اکشف عنی البلاء اے میرے معبود، میری بلا کو رد کردے۔

اضطراب کے عالم میں
دشمن کے شر سے نجات کے لیے

فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خندق کی جنگ میں حضرت رسول خدا صلعم کی دعا یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا مُجِیبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّینَ وَیَا كَاشِفَ غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي فَإِنَّكَ تَعْلَمُ حَالِي وَحَالَ أَصْحَابِي وَاكْفِنِي هَوْلَ عَدُوِّي۔

اے بے چینوں کی فریاد سننے والے، اے رنج و غم، و کرب و اضطراب کو دور کرنے والے۔ اے میرے معبود، تو میرا اور میرے اصحاب کا حال خوب جانتا ہے۔ دشمن کی طاقت کو توڑ کر میری مدد فرما (ص ۵۵۷)

جب امام جعفر صادق علیہ السلام کو منصور عباسی نے بلوایا اور امامؑ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے پہلے ہی سے ایک غلام کو

اپنے پیچھے پس پردہ کھڑا کر لیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب امامؑ میرے پاس آئیں تو پیچھے سے وار کر کے انھیں قتل کر دینا۔ جب حضرت اس مقام پر آئے تو آپ نے زیر لب کچھ پڑھا۔ جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام منصور کو۔ چند ہی لمحوں میں منصور کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اس نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اس گرمی میں بیکار میں نے آپ کو تکلیف دی۔ بہتر ہے کہ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ پھر حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے پوچھا۔ تو نے میرے حکم کی تعمیل میں امام کو قتل کیوں نہیں کیا۔ اس نے کہا۔ واللہ۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی شئے ایسی حائل ہو گئی تھی کہ امام مجھے نظر ہی نہیں آئے۔ منصور نے (امام کے معجزے کے مشہور ہو جانے کے ڈر سے) کہا۔ اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔

امامؑ نے فرمایا۔ اس وقت منصور کے شر سے بچنے کے لئے میں نے یہ دعا پڑھی۔

یَا مَنْ یَكْفِي خَلْقَهُ كُلَّهُمْ وَلَا یَكْفِیهِ أَحَدٌ اِكْفِنِي

مِنْ شَرِّ .... (جس کے شر کا خوف ہو اس کا نام لے)

یا اللہ ۔ اے وہ ذات جو اپنی تمام مخلوقات کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ۔ مجھے فلاں ابن فلاں کے شر سے بچالے ۔ (ص ۲۰۵)

گھٹنے کے درد کے لیے

ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا ۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ۔ فرمایا ۔ جب نماز پڑھو تو (بعد نماز کہو ۔

یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اِرْحَمْ ضُعْفِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَعَافِنِیْ مِنْ وَجَعِیْ ۔

اے سب سے زیادہ سخی ، اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ، میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر دے ۔ ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے اسی طرح دعا مانگی اور مجھے صحت ہوگئی ۔ (ص ۵۶۴)

درد کو دور کرنے کے لیے

راوی کہتا ہے ، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وُود کی شکایت کی ۔ فرمایا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر مقام درد پر اپنا ہاتھ پھیرو اور کہو ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ، قُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ ، وَاَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَۃِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِجَمِیْعِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِاَسْمَاءِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ من شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ ۔

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے ، اس کی قدرت سے ، اس کے جلال و عظمت سے ، میں پناہ مانگتا ہوں ، اللہ سے اس کے رسول سے ، اللہ کے اسماء سے ، اور ہر اس چیز کے شر سے ، جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوفزدہ ہوں (اپنی جان کے نقصان کے ڈر سے) اپنے نفس پر (سات بار اس دعا کو پڑھو) چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے میرا

درد دور کر دیا۔ (ص ٨٦٢)

ہر قسم کے درد سے
نجات حاصل کرنے کے لیے

فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو۔

اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد بسم اللّٰہ وباللّٰہ ومحمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم، ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم، اللّٰھم امسح عنی ما اجد۔

اس دعا کو پڑھتے وقت اپنا دایاں ہاتھ مقام درد پر رکھے اور ختم دعا پر اسی ہاتھ کو تین بار درد کے مقام پر مل دے۔ (ص ٥٦٢)

ہر چیز کے شر سے حفظ امان
(حصار)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے۔ یوں دعا کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمدا وآل محمدا

واعوذ بعزۃ اللّٰہ واعوذ بقدرۃ اللّٰہ واعوذ بجلال اللّٰہ واعوذ بعظمتہ اللّٰہ واعوذ بعفو اللّٰہ واعوذ بمغفرۃ اللّٰہ واعوذ برحمتہ اللّٰہ واعوذ بسلطان اللّٰہ الذی ھو علی کل شیء قدیر واعوذ بکرم اللّٰہ واعوذ بجمع اللّٰہ من شر کل جبار عنید وکل شیطان مرید وشر کل قریب او بعید او ضعیف او شدید ومن شر السامتہ والھامتہ والعامتہ ومن شر کل دابتہ صغیرۃ او کبیرۃ بلیل او نھار ومن شر فساق العرب والعجم ومن شر فسقۃ الجن والانس۔ اللّٰھم صلی علی محمدا وآل محمد۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزت خدا و قدرت خدا، جلال خدا و عظمت خدا کی، اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شئے پر قادر ہے ۔ اور پناہ چاہتا ہوں، اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے، ہر ظالم و جابر کے شر سے، اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر و آزار دہندہ کے قصد سے اور قحط سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے، چھوٹا ہو یا بڑا ۔ رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر فاسق کے شر سے ۔ اور فاسق جن اور انسان کے شر سے ۔ (ص ۵۶۵)

اللہ کی حفظ و امان میں کسی کو داخل کرنے کے لئے

راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمدؐ نے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ اُعِيْذُ ۔ (جس کو پناہ میں دے رہا ہے اس کا نام لے) .... بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنَ الْهَامَّةِ وَالسَّامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ

نَفْهِيهِمْ بَغْيِهِمْ وَنَفْخِيهِمْ وَاللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔

(پوری آیت الکرسی اور آخر میں درود محمدؐ و آل محمدؐ پر ۔ ....

شروع کرتا ہوں، خدائے جلیل کے نام سے .... (اس شخص کا نام لے جس کو اللہ کی پناہ میں داخل کرنا ہے) ...... کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ۔ ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے ۔ اور فقر سے اور چشم بد سے، اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے ۔ اور جنوں اور انسانوں کے شر سے، اور افسوں اور سحر سے اور ان کی سرکشی اور نمود بے بود سے (آیت الکرسی) (ص ۵۶۶)

کتاب فضل القرآن

(اصول کافی جلد دوم)

ابو جارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ روز قیامت، سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیت، پھر میری امت ۔ میں ان سے پوچھوں گا ۔

مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَبِاَهْلِ بَيْتِي۔

تم لوگوں نے میرے اہلبیت اور اللہ کی کتاب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ (ص ٦٠٠)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی کہ "آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں، اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقے سے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے، ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینے کے درد کی شکایت کی تو فرمایا" قرآن سے شفا حاصل کرو۔ خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے۔ قرآن شفا ہے۔ ان امراض کے لئے جو سینوں کے اندر ہیں۔ (ص ٦٠١)

شب قدر کی دعا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، ہر شئے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔ فرمایا، شب قدر

میں قرآن کو کھولو اور اپنے چہرے کے سامنے رکھ کر یہ دعا کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلَةِ مَافِیهِ وَفِیهِ اَسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَکْبَرُ وَاَسْمَاءُکَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِی مِنْ عُتَقَائِکَ مِنَ النَّارِ۔

(اس دعا کے بعد، اللہ سے جو دعا مانگنا چاہتا ہو مانگ لے)

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ دے کر، تیری نازل کی ہوئی کتاب کا، اور جو اس (کتاب) میں ہے۔ اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں اور (وہ سب کچھ ہے) جس سے خوف کیا جاتا ہے۔ اور جس سے امید کی جاتی ہے۔ (اے میرے پروردگار) مجھے آتش جہنم سے ازاد کردے۔ (ص ٦٢٨)

تاثیرات آیات قرآنی

ایک شخص نے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام سے کہا۔ اے امیرالمومنین میرا گھوڑا سرکش ہے اور میں اس پر سواری کرنے

سے ڈرتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا ۔ اس کے داہنے کان میں یہ آیت پڑھو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَہٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

اس نے پڑھا اور اس کا گھوڑا سرکشی سے باز آگیا ۔ (ص ۶۲۴)

ایک شخص نے کہا ، یا امیر المومنین ، مجھے کھوئی ہوئی چیز کے ملنے کے لئے بتائیے ۔ فرمایا دو رکعت نماز میں سورہ یسین پڑھو اور بعد ختم نماز کہو ۔

یَا ھَادِیَ الضَّالَّۃِ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ۔

اس نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے اس کی مدد کی اور گمشدہ شئے اسے واپس مل گئی ۔ (ص ۶۲۴)

ایک شخص نے پوچھا ۔ یا امیر المومنین ، اگر کوئی گھر سے بھاگ جائے تو اسے واپس بلانے کے لئے کیا پڑھنا چاہیے ۔ فرمایا سورہ نور کی یہ آیت پڑھ کر اللہ سے دعا کرے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ (النور آیت ۴۰)

(ان کافروں کے اعمال ان اندھیروں کے مانند ہیں جو گہرے سمندروں میں ہوں کہ اس کو موج نے ڈھانپ رکھا ہے اور اس موج پر ایک بادل ہو ۔ اس طرح اندھیریاں ایک کے اوپر ایک ہوں کہ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ سکے ۔ اور جس کے لئے خدا کوئی روشنی قرار نہ دے اس کے لئے کوئی روشنی ہو نہیں سکتی ۔ (النور ۴۰) (ص ۶۲۴)

ظالم حاکم یا دشمنی کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ، اے مفضل ، لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے اور

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے - اس کو (سورہ قل ھو اللہ احد، مع بسم اللہ کے) اپنے دائیں (دائیں جانب رخ کرکے) بائیں (بائیں جانب رخ کرکے) آگے، پیچھے، تحت (نیچے) اور فوق (اوپر) پڑھے - لوگوں کے شر سے محفوظ رہے گا - اور جس کسی ظالم کے پاس (ہر اس شخص کے پاس جس سے ضرر کا اندیشہ ہو) جانا ہو تو سورۃ قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھ کر، تیسری مرتبہ ختم کرتے ہوئے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرلے اور جب تک اس کے پاس رہے مٹھی نہ کھولے - اس کے شر سے محفوظ رہے گا - (ص ٦٢٣)

فتنہ قبر سے حفاظت کے لئے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی وقت خواب (سونے سے پہلے) سورۃ الھکم التکاثر پڑھے تو وہ فتنہ قبر (عذاب قبر) سے محفوظ رہے گا -

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہو - تاکہ اس کی وجہ سے شیطان کو اس گھر سے

دور کرے - (ص ٦١٣)

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے دشمنوں سے محفوظ رہے گا -

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے اور ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے - (ص ٦٢٨)

ویران مقام یا تنہا مکان میں حفاظت کے لئے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جو کوئی ویران جگہ یا تنہا مکان میں رات بسر کرے تو اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پڑھ کر یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ آنِسْ وَحْشَتِیْ وَآمِنْ رَوْعَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ۔

(یا اللہ میری وحشت کو انس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد فرما۔ (ص ۵۶۹)

ہر قسم کی بلا سے حفاظت کے لئے

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ جب تم کسی مہلکہ یا بلا میں مبتلا ہو جاؤ تو کہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔ (ص ۵۶۹)

ھدیہء تشکر

علوم اہلبیتؑ کے اس انمول خزانے کی اشاعت کے لئے جن حضرات نے حوصلہ افزائی فرمائی اور دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرمایا۔ ان میں جناب میر احمد علی ادیب صاحب مدظلہ، جناب سید احتشام حسین جعفری صاحب، جناب سید علی محمد علن صاحب، جناب سید احمد حسین جعفری صاحب، جناب میر حسین علی صاحب اور دیگر مومنین و مومنات کے لئے ہم بصمیم قلب بارگاہ رب العزت میں دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اس حقیر کوشش کو ہم سب کے لئے اور ہمارے مرحومین کے لئے وسیلہء بخشش قرار دے۔

جناب سید علمدار حسین، سجاد آغا صاحب نے فی سبیل اللہ ایسے موقع پر تعاون فرمایا جب کہ ہم اس کتاب کو اپنی استطاعت کے مطابق بہ نہایت ہی محدود تعداد میں شائع کروانے کی کوشش میں تھے۔ آپ کے تعاون کی وجہ سے اب ہم اس کتاب کو زیادہ تعداد میں، خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ

بطفیل پنجتن پاک وہ آپ کے اس عمل نیک کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

مومنین سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورہ الحمد اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر جناب مولانا سید الطاف حسین جعفری صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ و جناب مولانا سید میر آغا صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ اور تمام مومنین و مومنات کی روحوں کو محمدؐ و آل محمد کے وسیلے سے ایصال ثواب فرمائیں۔

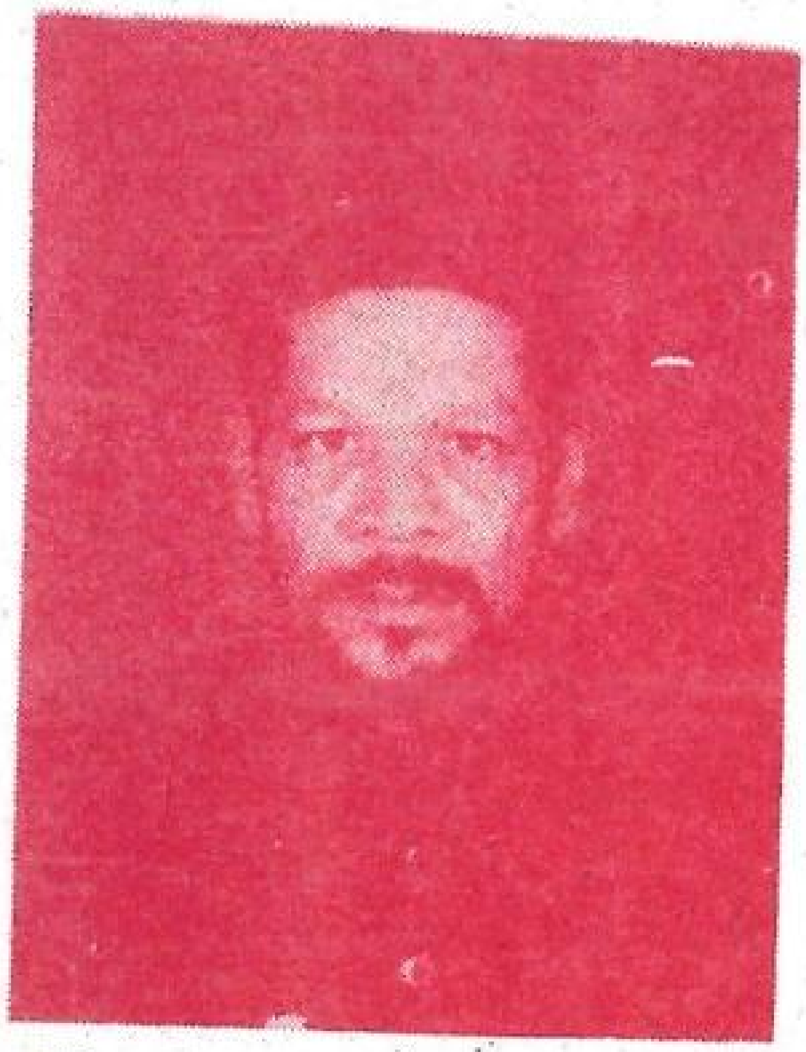

مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ

مولف کی دیگر کتابیں

(۱) اُصولیت اور اخباریت حقیقت کے آئینے میں

(۲) اُصولِ کافی کی منتخب دعائیں

(۳) اخباریت کا تحقیقی جائزہ (زیرِ طبع)

(۴) کتاب الایمان والکفر، اِنتخاب اُصول کافی (زیرِ طبع)

(۵) توضیح المسایل پر اعتراضات کے جوابات (زیرِ طبع)

(۶) اصل شیعت، کُتب اربعہ کی روشنی میں (زیرِ طبع)

HUSSAINI PUBLICATIONS

HUSSAINI MISSION

Hyderabad.

22-2-21, Dabir Pura, Hyderabad-500 024. AP.